۳۶-۲-۱۶ھ
۲۴

340/
9/11/16

۱۲۵/۲۸-۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Sent: Monday, December 08, 2014 7:08 PM

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام مسئلہ ہٰذا کے بارے میں

(۱) جنت میں جانوروں کا دخول ہوگا یا نہیں؟ اگر ہوگا تو وہ جانور کی شکل میں ہی جنت میں داخل ہوں گے، یا انسان بن کر؟

فتاوی محمودیہ: ۱/ ۶۹۹ میں شرح الأشباہ للحموی کے حوالے سے دس جانوروں کے جنت میں جانے کا مذکور ہے، کیا یہ بات (دس کے دس جانوروں کا جنت میں داخل ہونا یا بعض جانوروں کا جنت میں داخل ہونا) احادیث سے ثابت ہے یا نہیں؟

(۲) شرح الأشباہ میں مذکورہ قول کی نسبت حضرت مقاتل رحمہ اللہ کی طرف کی گئی ہے، ان کا تعارف کیا ہے؟ اور اس قول کا مأخذ کیا ہے؟

بینوا توجروا

المستفتی:

مولوی شفیق الرحمٰن، پھولنگر

۱۴/صفر المظفر/ ۱۴۳۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

جنت میں دخول سے متعلق کوئی حدیث (باوجود تتبع وتلاش بسیار کے) نظر سے نہیں گزری، البتہ بعض مفسرین حضرات نے خالد بن معدان اور مقاتل کے حوالے سے بعض جانوروں کے جنت میں دخول کو ذکر کیا ہے، پھر یہ کس شکل وصورت میں جنت جائیں گے، چنانچہ ((شرح الحموي علی الأشباہ)) میں ایک قول یہ مذکور ہے کہ (جن جانوروں کا جنت میں دخول ہوگا وہ سب) مینڈھے کی صورت میں داخل ہوں گے، اور بعض کی رائے (جیسے کہ تفاسیر میں مذکور ہے) یہ ہے کہ اس مقام کے لحاظ سے جو صورت ان کیلئے لائق اور مناسب ہوگی اس صورت میں داخل ہوں گے، لیکن اس (جانوروں کے جنت کے دخول) کے بارے میں مذکورہ اقوال قابل اعتماد نہیں، چنانچہ علامہ آلوسی رحمہ اللہ مذکورہ بحث ذکر کرنے کے بعد

(جاری ہے)

فرماتے ہیں کہ "میری تحقیق کے مطابق مذکورہ اخبار میں سے کوئی
خبر بھی قابل اعتماد نہیں، البتہ جنت میں جانور ہوں گے جیسے کہ
ترمذی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے" (یعنی جنت میں پیدائشی
جانور ہوں گے)، خلاصہ یہ ہے کہ اس سلسلہ میں مفسرین حضرات
نے جو اخبار (خالد بن معدان اور مقاتل - رحمہما اللہ - کے حوالے سے) نقل
کی ہیں چونکہ وہ کسی حدیث سے ثابت نہیں، لہٰذا ان کو یقینی
قرار نہیں دیا جاسکتا خصوصاً جبکہ اس کے برخلاف حضرات صحابۂ کرام
- رضی اللہ عنہم - کے آثار بھی موجود ہیں۔

٢- حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب علوم القرآن میں لکھتے
ہیں کہ "مقاتل نام کے بھی دو صاحب معروف ہیں ایک ابو البسطام مقاتل
بن حیان اور دوسرے ابو الحسن مقاتل بن سلیمان، ان میں سے اول الذکر
(یعنی مقاتل بن حیان) راجح قول کی بنا پر ثقہ ہیں، لیکن تفسیر کی کتابوں
میں ان کا حوالہ کم آتا ہے، تفسیر کی کتابوں میں جب صرف مقاتل
لکھا جاتا ہے تو اس سے مراد دوسرے صاحب (یعنی مقاتل بن سلیمان)
ہوتے ہیں، کیونکہ وہی مفسر کے لقب سے مشہور ہیں اور انہی کی روایات
و اقوال کتب تفسیر میں زیادہ ہیں، لہٰذا یہاں ان کا حال قدرے تفصیل کے
ساتھ پیش خدمت ہے، مقاتل بن سلیمان (متوفی ١٥٠ھ) نے ایک تفسیر لکھی
تھی جس کے حوالے کتب تفسیر میں بکثرت آتے ہیں، چند علماء نے ان کی
تعریف کی ہے لیکن اکثر محدثین نے انھیں مجروح اور ناقابل اعتبار
بتایا ہے ........ ان پر پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ وہ بے اصل روایات
نقل کرتے ہیں، حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ہمارا ارادہ ہوا کہ ہم سفر کر کے مقاتل کے

(جاری ہے)

پاس جائیں، لیکن وہ خود ہی ہمارے شہر میں آگئے، ہم ان کے پاس پہنچے، مگر ہم نے انھیں کذاب پایا؛ اس لیے ان سے کچھ نہیں لکھا؛ امام جوزجانی رحمہ اللہ ان کے بارے میں کہتے ہیں: كان كذابا جسورا (بڑا ڈھیٹ کذاب ہے)، امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ليس بثقة (وہ ثقہ نہیں ہے)، اور ایک اور موقع پر انھوں نے کہا: ليس بشيء (وہ کچھ نہیں)، عمر بن علی (فلاس) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: متروك الحديث كذاب........ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ان کی عبادت گذاری کی تعریف کرتے تھے، لیکن ان کی روایت قبول نہیں کرتے تھے۔"

(علوم القرآن، قرن اولی کے ضعفاء اور مختلف فیہ مفسرین، ص: ۴۸۹، ط: دار العلوم کراچی)

خلاصہ یہ ہے کہ مقاتل سے مقاتل بن سلیمان بلخی مراد ہیں، جن پر حضرات محدثین نے عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

مذکورہ قول کو شرح الأشباہ والے نے مشکوۃ الأنوار شرح شرعۃ الاسلام سے نقل کیا ہے۔

لما في شرح الأشباه للحموي:

قال في شرح شرعة الإسلام: قال مقاتل -رحمه الله-: عشرة من الحيوان تدخل الجنة: ناقة محمد -عليه الصلاة والسلام- وناقة صالح -عليه السلام- وعجل ابراهيم -عليه السلام- وكبش اسماعيل -عليه السلام- وبقرة موسى عليه السلام- وحوت يونس -عليه السلام- وحمار عزير -عليه السلام- ونملة سليمان -عليه السلام- وهدهد بلقيس وكلب أهل الكهف...... وذكر في مشكوة الأنوار شرح شرعة الإسلام: أنها كلها تصير على صورة الكبش.

(الفن الثالث، الفائدة: ٢١٩٣، ٢/٥٧٤، ط: إدارة القرآن)

وفي روح المعاني:

وجاء في شأن كلبهم أنه يدخل الجنة يوم القيامة

(جاری ہے)

فعن خالد بن معدان : ليس في الجنة من الدواب

إلا كلب أصحاب الكهف و حمار بلعم .......

.... و رأيت أيضا : أن سائر الحيوانات المستحسنة

في الدنيا كالظباء و الطواويس و ما ينتفع به المؤمن

كالغنم ، تدخل الجنة على كيفية تليق بذلك

المكان و تلك النشأة . و ليس فيما ذكر خبر

يعول عليه فيما أعلم ، نعم في الجنة حيوانات

مخلوقة فيها ، و في خبر يفهم من كلام الترمذي

صحته التصريح بالخيل منها .

(سورة الكهف ، الآية : ١٨ ، ١٥/٢٣٦ ، مؤسسة الرسالة)

و في الجامع لأحكام القرآن للقرطبي :

عن يزيد بن الأصم عن أبي هريرة - رضي الله عنه -

قال : إن الله يحشر الخلق كلهم من دابة و طائر

و إنسان ، ثم يقال للبهائم و الطير كوني

ترابا فعند ذلك يقول الكافر (يا ليتني كنت ترابا) .

(سورة النبأ ، الآية : ٤٠ ، ١٠/١٢٦ ، ط دار إحياء التراث)

٢ - و في الأعلام :

مقاتل بن سليمان بن بشير الأزدي بالولاء البلخي ،

أبو الحسن من أعلام المفسرين ، كان متروك الحديث ، من

كتبه ..... نوادر التفسير ، متشابه القرآن ... (توفي ١٥٠هـ)

(٧/ ٢٧١ ، ط : دار العلم)

وكذا راجع تهذيب التهذيب : (٦١/ ٣٩٧ ـــ

٣٩٩ ، ط : دار الكتب العلمية ) فقط . و الله تعالى أعلم بالصواب

كتبه رشيد أحمد عفي عنه

المتخصص في الفقه الإسلامي بالجامعة الفاروقية

٢٣/ ١/ ١٤٣٦هـ / ١/ ١/ ٢٠١٥م

الجواب صحيح

[illegible] عفا الله

١٢/ ٣/ ١٤٣٦هـ

الجواب صحيح

[illegible]

١١/ ٣/ ١٤٣٦هـ

جامعة فاروقية ... دار الافتاء ... شاه فيصل كالوني نمبر ٤ كراچی پاکستان